بسم اللہ الرحمن الرحیم

میدانِ محشر میں شفاعت کے لئے لوگ ڈائریکٹ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر کیوں نہ ہوں گے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میدان محشر میں لوگ شفاعت کے لئے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے پاس جائیں گے، اور آخر میں ہمارے پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے، لوگ براہِ راست نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کیوں نہیں جائیں گے؟ جواب مع حوالہ؟

جواب

اگر میدان محشر میں لوگ سب سے پہلے ہی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کے لیے حاضر ہوتے، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرما دیتے، اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قبول بھی ہوجاتی، لیکن اس سے ساری مخلوق، اولین و آخرین، موافقین و مخالفین، مومنین و کافرین پر یہ نہیں کھلنا تھا کہ یہ عظیم منصب صرف ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے، اس لیے لوگوں کو الہام ہوگا کہ وہ ایک ایک کرکے ترتیب وار تمام نبیوں علیہم الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دیں، تاکہ ان پر کھلے کہ یہ عظیم منصب صرف اور صرف ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے، کسی اور کو حاصل نہیں ہے، اور جب ان پر یہ کھل جائے گا تو تمام اولین و آخرین، موافقین و مخالفین، مومنین و کافرین سب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی حمد کریں گے، اسی کو مقام محمود کہتے ہیں۔

امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مسلمان اِسی قدر کو بنگاہِ ایمان دیکھے اور اولاً حق جَلَّ وَعَلَا کی یہ حکمتِ جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہلِ محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عِظام علیہمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں جانا اِلہام فرمائے گا اور دفعۃً (پہلی ہی بار میں) بارگاہِ اقدس سیدِعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم میں حاضر نہ لائے گا کہ حُضور تو یقیناً شفیع مُشفَّع ہیں (یعنی آپ یقینا شفاعت فرمانے والے ہیں اور آپ کی شفاعت یقینا مقبول ہے)، ابتداءً یہیں آتے تو شفاعت پاتے، مگر اوّلین و آخرین و موافقین و مخالفین خَلْقُ اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصبِ اَفْخَم اِسی سیدِاکرم مولائے اعظم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا حصۂ خاصہ ہے، جس کا دامنِ رفیع جلیل ومَنِیع تمام انبیاء و مرسلین کے دستِ ہمّت سے بلند و بالا ہے۔ پھر خیال کیجئے کہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اس حدیث سے آشنا (اس حدیث کو جانتے ہیں) اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا، عرصاتِ محشر میں صحابہ و تابعین وائمۂ محدّثین واولیائے کاملین و علمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے، پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسی بُھلا دی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل

مدتوں تک کسی کو اصلاًیاد نہ آئے گی۔ پھر نَوبَت بَنَوبَت (باری باری) حضراتِ انبیاء سے جواب سنتے جائیں گے، جب بھی مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے، جو سچّے مُخبِر (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے پہلے ہی بتایا ہے۔ پھر حضراتِ انبیاء علیہمُ الصَّلوٰۃُ والثَّناء کو دیکھئے، وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے، یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو، تمہارا مطلوب اُس پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے پاس ہے۔ **یہ سارے سامان اِسی اظہار عظمت واشتہار وجاہتِ محبوب باشوکت کی خاطر ہیں۔**" (فتاوی رضویہ، ج30، ص225، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

شفاعت کبریٰ اور مقامِ محمود کی وضاحت اور شفاعت کبریٰ کے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصائص میں سے ہونے کے متعلق صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ لکھتے ہیں: "قیامت کے دن مرتبہ شفاعتِ کبریٰ حُضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے خصائص سے ہے کہ جب تک حُضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) فتحِ بابِ شفاعت نہ فرمائیں گے، کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہوگی، بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں، حُضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزوجل کے حُضور (یعنی اللہ کریم کی بارگاہ میں) مخلوقات میں صِرف حُضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) شفیع ہیں اور یہ شفاعتِ کُبریٰ مومن، کافر، مُطیع (نیک و اطاعت گزار)، عاصی (نافرمان وگنہگار) سب کے لیے ہے کہ وہ انتظارِ حساب جو سخت جانگُزا ہوگا، جس کے لیے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیے جاتے اور اس انتظار سے نَجات پاتے، اِس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حُضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی بدولت ملے گا، جس پر اوّلین وآخرین، موافقین ومخالفین، مؤمنین وکافرین سب حُضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی حمد کریں گے، اِسی کا نام مقامِ محمود ہے۔" (بہارِ شریعت، حصہ1، جلد1، صفحہ70، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5455

تاریخ اجراء: 16ربیع الآخر1448ھ/28ستمبر2026ء